واعظ الجمعہ

اسلام کا نظامِ عدل وانصاف

پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین
مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

دار اہل السنۃ
لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اسلام کا نظامِ عدل وانصاف

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اسلام کا نظامِ عدل وانصاف

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلام میں عدل وانصاف کی اہمیت

برادرانِ اسلام! کسی چیز کو صحیح مقام پر رکھنا، حقدار کو اس کا پورا حق دینا، اور انفرادی واجتماعی مُعاملات میں اِفراط وتفریط سے بچنا عدل کہلاتا ہے، دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے، کہ مُعاشرے میں جس کا جتنا حق بنتا ہے، بغیر کسی کمی بیشی اور اختلافِ رنگ ونسل وذات پات کے، اُسے وہ حق دے دینا عدل ہے، اور انصاف کے بھی یہی معنیٰ ہیں، عدل وانصاف کا جو نظام دینِ اسلام نے دیا ہے، دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

حضراتِ گرامی قدر! عدل وانصاف ایک ایسا وصف ہے، جسے اپنانے والی قوم سربلندی وسرفرازی سے ہمکنار ہوتی ہے، جس معاشرے میں اس گوہرِ گراں مایہ سے محرومی پائی جائے، وہ رُوبہ زوال ہوکر تباہی وبربادی سے دوچار ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے

کہ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ میں مسلمانوں کو عدل وانصاف کے قیام پر بہت زیادہ تاکید کی گئی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾(١) "اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے، اللہ تعالی کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ! اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس بات پر نہ اُبھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو! کہ وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالی سے ڈرو! یقیناً اللہ تعالی کو تمہارے کاموں کی خبر ہے!"۔

عدل وانصاف کی مزید تاکید کرتے ہوئے خالقِ کائنات عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾(٢) "اگر تم فریقَین کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو، یقیناً اللہ تعالی انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے"۔

---

(١) پ ٦، المائدة: ٨.

(٢) پ ٦، المائدة: ٤٢.

اسی طرح ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبَى﴾[1] "یقیناً اللہ انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے"۔

اسلام کا تصورِ عدل وانصاف

عزیزانِ محترم! بلا تفریق عدل وانصاف پر مبنی دُرست فیصلے، اَقوامِ عالَم کی کامیابی، کامرانی اور امن واِستحکام کے لیے انتہائی ضروری ہیں؛ کیونکہ اس سے لوگوں کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے۔ انبیاء ومرسَلین کے مقاصدِ بعثت میں سے ایک اہم ترین مقصد، بلا تفریق عدل وانصاف کی فراہمی ہے، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾[2] "یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا، اور اُن کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اُتاری؛ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿يٰدَاوٗدُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ﴾[3] "اے

---

(۱) پ ١٤، النحل: ٩٠.

(۲) پ ٢٧، الحديد: ٢٥.

(۳) پ ٢٣، صٓ: ٢٦.

داؤد! یقیناً ہم نے تمھیں زمین میں نائب بنایا، تو لوگوں میں سچّا حکم کرو، اور خواہش کے پیچھے نہ جانا؛ کہ تمھیں اللہ کی راہ سے بہکا دے گی!"۔

عدل وانصاف کی مزید تاکید کرتے ہوئے "سورۃ النساء" میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾[1] "یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو، تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، یقیناً اللہ تعالی تمھیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، یقیناً اللہ تعالی سنتا دیکھتا ہے!"۔

عدل وانصاف اور سیرتِ نبوی ﷺ

عزیزانِ من! انبیاءِ کرام علیہم السلام کے سردار اور حاکمِ وقت ہونے کے باوجود، عدل وانصاف کی حکمرانی کے لیے مصطفی جانِ رحمت ﷺ خود بھی ہمیشہ جواب دہی کے لیے آمادہ رہتے، حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں، کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ مال (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے، کہ ایک شخص حضورِ اکرم ﷺ کے اوپر جھک گیا، حضور ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی جس سے اُسے کچوکا دیا، اُس شخص کے چہرے پر زخم آگیا، تب رسول اللہ ﷺ نے اُس سے

---

(۱) پ ۵، النساء: ۵۸.

فرمایا: «تَعَالَ فَاسْتَقِدْ» "آؤ مجھ سے قصاص (بدلہ) لے لو!"، وہ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میں نے معاف کیا[1]۔

اسی طرح حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت سیّدنا اُسید بن حُضَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو انصار کے ایک فرد تھے، وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے، اور مزاحیہ باتیں سنا کر لوگوں کو ہنسا رہے تھے، کہ نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لکڑی سے اُنہیں کچوکا دیا، انہوں نے عرض کی کہ مجھے قصاص (بدلہ) دیجیے، نبئ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «اِصْطَبِرْ» "قصاص لے لو!"، وہ عرض گزار ہوئے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر پر قمیص ہے، جبکہ میرے جسم پر اُس وقت قمیص نہیں تھی، تب رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ مبارک اٹھا دیا، وہ صحابی رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آکر لپٹ گئے، اور مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو مبارک کو بوسہ دینے لگے، اور عرض کی: یارسول اللہ! میرا مقصود و مراد صرف اتنا ہی تھا[2]۔

حضراتِ گرامی قدر! مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدل وانصاف کے معاملے میں کبھی کسی مصلحت کا شکار نہیں ہوئے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے، امیر غریب اور کمزور وطاقتور کے ساتھ یکساں عدل وانصاف فرمایا، ایک بار سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چوری کا ایک کیس پیش کیا گیا، اور چور کا تعلق ایک

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الديات، ر: ٤٥٣٦، صـ٦٤٢.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في قُبلة الجسد، ر: ٥٢٢٤، صـ٧٣٣.

بااثر قبیلہ بنی مخزوم سے تھا، لہذا سزا میں نرمی کی سفارش کی گئی، اس پر حضورِ اکرم ﷺ نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا»[1] "تم سے پہلے لوگ اس لیے تباہ وبرباد ہوئے، کہ وہ غرباء (کمزور) پر بلا تامّل حد قائم کردیتے، جبکہ اُمراء (طاقتور) سے درگزر کرتے تھے، قسم ہے ربِ عظیم کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر فاطمہ بنتِ محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی، تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا"۔

عادل ومُنصِف حکمران اور قاضی کا مقام

حضراتِ محترم! ہر وہ شخص جو کسی بھی لحاظ سے فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہے، چاہے وہ کوئی حکمران ہو، یا منصبِ قضاء پر فائز جج، کسی پنچائیت کا سربراہ ہو، یا برادری کا بڑا، اس پر لازم ہے کہ وہ تمام حالات وواقعات، فریقین کے دلائل اور شواہد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرے، عدل وانصاف کا ترازو تھامے رکھے، مظلوم کو اس کا پورا پورا حق دلائے، اور ظالم کے خلاف حکمِ شرع کے مطابق ضروری تادیبی کاروائی بھی کرے۔

---

(١) "صحيح البخاري" باب حديث الغار، ر: ٣٤٧٥، صـ٥٨٦.

اپنی رعایا کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کرنے والے حکمران سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَقْرَبُهُمْ مِنْهُ مَجْلِساً، إِمَامٌ عَادِلٌ»[1] "قیامت کے دن اللہ تعالی کی بارگاہ میں، زیادہ مقرّب ومحبوب، انصاف کرنے والا حاکم ہوگا"۔

ایک اَور مقام پر رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الإِمَامُ الْعَادِلُ ...»[2] "بروزِ قیامت جب کوئی سایہ نہیں ہوگا، سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالی اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا: (اُن خوش نصیبوں میں سے ایک) عدل وانصاف کرنے والا حاکم بھی ہے ۔۔۔"۔

یاد رکھیے! جو حکمران، جج یا مُنصِف، قرآن وسنّت کی روشنی میں عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا، اللہ عزّوجلّ کی مدد اُس کے شاملِ حال رہے گی، بصورتِ دیگر اُس کی حیثیت ایک شیطانی آلۂ کار سے زیادہ نہیں۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن ابی اَوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ، فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ»[3] "یقیناً اللہ

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري، ر: ١١٥٢٥، ٤/ ١١١.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأذان، ر: ٦٦٠، صـ١٠٧.

(٣) "سنن الترمذي" باب ما جاء في الإمام العادل، ر: ١٣٣٠، صـ٣٢٢.

تعالیٰ عدل وانصاف والے قاضِی وحاکم کے ساتھ ہوتا ہے، لیکن جب وہ ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے چھوڑ دیتا ہے، اور شیطان اُس کے ساتھ لگ جاتا ہے"۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دائرۂ کار میں ایک حاکم کی حیثیت رکھتا ہے، ہم سب کی ایک رعایا ہے، جس سے متعلق بروزِ قیامت ہم سے باز پُرس ہوگی، ہم پر لازم ہے کہ اپنے ماتحتوں کے حقوق کا خیال رکھیں، اور اُن کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کریں۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ، فَهُوَ رَاعٍ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْؤُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»(١).

"تم میں سے ہر شخص حاکم ہے، اور اُس سے اُس کی رعایا (ماتحت) کے بارے میں سوال ہوگا: تو لوگوں کا امیر اُن کا حاکم ہے، اور اس سے اُس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ونگہبان ہے، اور اس سے اُس کے اہل

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب العتق، ر: ٢٥٥٤، صـ٤١٢.

وعِیال کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شَوہر کے گھر اور اُس کے بچوں پر نگہبان ہے، اس سے اُس بارے میں پوچھا جائے گا، غلام (وملازم) اپنے آقا (مالک) کے مال کا نگہبان ہے، اور اس سے بھی اُس بارے میں پوچھا جائے گا، لہذا جان لو کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ونگہبان ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں (قیامت کے دن) باز پرس ہوگی!"۔

عزیزانِ محترم! جو شخص اپنی رعایا کے حقوق کو پامال کرے گا، اور اُن کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ نہیں کرے گا، اللہ رب العزت اُس پر جنّت حرام فرمادیتا ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يَسْتَرْعِي اللهُ عَبْداً رَعِيَّةً، يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ»[1] "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو رعایا کا نگران بناتا ہے، اور وہ اس حال میں مرے کہ اپنی رعایا (ماتحتوں) کے حقوق پامال کرتا ہو، تو اللہ تعالی اُس پر جنّت حرام کردیتا ہے!"۔

ناانصافی کرنے والوں کا انجام

جانِ برادر! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نازل کردہ احکام کے مطابق عدل وانصاف سے کام نہ لینے والوں کو، قرآن مجید میں نہ صرف ظالم قرار دیا ہے، بلکہ اُن کے لیے دردناک عذاب کی وعید بھی بیان فرمائی ہے، ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٣٦٤، صـ٧٣.

﴿أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾(۱) "جو اللہ کے اتارے پر حکم (فیصلہ) نہ کرے، تو وہی لوگ ظالم ہیں!"۔

ناانصافی کرنے والوں کو خبردار کرتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾(۲) "یقیناً اللہ بے انصافوں کو راہ (ہدایت) نہیں دیتا"۔

ایک اَور مقام پر ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾(۳) "اُس فتنہ سے ڈرتے رہو، جو ہرگز تم میں صرف ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا، اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے!"۔

ناانصافی کے سبب دوسروں کی حق تلفی کرکے، ظلم کا ارتکاب کرنے والوں، اور ناحق سرکشی کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَأُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۴۱ إِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾(٤) "جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ

---

(١) پ ٦، المائدة: ٤٥.

(٢) پ ٦، المائدة: ٥١.

(٣) پ ٩، الأنفال: ٢٥.

(٤) پ ٢٥، الشورى: ٤١، ٤٢.

لیا اُن پر کچھ مؤاخذہ کی راہ نہیں، مؤاخذہ تو اُنہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں، اُن کے لیے دردناک عذاب ہے!"۔

غیر مسلموں کے ساتھ عدل وانصاف کا حکم

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام نے جہاں ایک مسلمان کی جان، مال اور عزّت وآبرُو کے تحفّظ کا درس دیا، وہیں مسلمانوں کو غیر مسلموں پر ظلم وزیادتی سے بھی روکا ہے، اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے، حُسنِ اخلاق سے پیش آنے، اور عدل وانصاف قائم کرنے کا بھی حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ﴾[1] "اللہ تعالی تمہیں ان سے منع نہیں کرتا، جو تم سے دِین میں نہ لڑے، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا، کہ ان کے ساتھ احسان کرو، ان سے انصاف کا برتاؤ برتو، یقیناً انصاف والے اللہ تعالی کو محبوب ہیں"۔

اسی طرح مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے غیر مسلم رعایا کے حقوق کی رعایت، اور بلا تفریق عدل وانصاف کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «مَنْ

(۱) پ۲۸، الممتحنة: ۸.

قَذَفَ ذِمِّيّاً، حُدَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسِياطٍ مِنْ نَارٍ»[1] "جس نے کسی ذِمّی پر ناحق تہمت لگائی، بروزِ قیامت اُس پر آگ کے کوڑوں کے ساتھ حد قائم کی جائے گی"۔

سرورِ کونین ﷺ عدل وانصاف کے معاملے میں، مسلم وغیر مسلم کی تفریق نہیں فرمایا کرتے، اور سب کے حقوق کا یکساں خیال رکھا کرتے۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: «كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ، وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً، فَسَوَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمْ»[2] "بنو نَضیر جب بنو قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کرتے تو نصف دیت ادا کرتے تھے، اور جب بنو قریظہ بنو نضیر کے کسی شخص کو قتل کرتے، تو اُنہیں پوری دیت ادا کرنا پڑتی۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس ناانصافی کا خاتمہ کرتے ہوئے) اُن کے درمیان مساوات قائم کر دی"۔

عدل وانصاف کا فقدان اور اس کے نقصانات

میرے عزیز دوستو! اسلام کے نظامِ عدل وانصاف کو انفرادی واجتماعی سطح پر نافذ کرنا، وقت کی اشد ضرورت ہے، اسے عدالتوں اور کورٹ کچہریوں تک محدود رکھنا یا سمجھنا، اس کی ہمہ گیر حیثیت کے ساتھ زیادتی ہے۔ ہر ہر فرد کے ساتھ عدل وانصاف کرنے کی

---

(١) "المعجم الكبير" بابُ، مكحول الشامي عن واثلة، ر: ١٣٥، ٢٢/ ٥٧.

(٢) "سنن أبي داود" باب الحكم بين أهل الذِمّةِ، ر: ٣٥٩١، صـ٥١٥، ٥١٦.

ذمہ داری، ہر اُس شخص پر عائد ہوتی ہے، جو اس معاشرے کا حصہ ہے۔ اسلام کے نظامِ عدل وانصاف کے مطابق فرد معاشرہ سے عدل کرے، اور معاشرہ فرد سے، عوام حکومت کے ساتھ عدل کریں، اور حکومت عوام کو عدل وانصافی کی فراہمی یقینی بنائے۔

یقین جانیے! اگر ہر شخص اپنی اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دینے لگے، تو پورے مُعاشرہ میں کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی، کسی پر ظلم نہیں ہوگا، کہیں منافقت نہیں ہوگی، اور کرپشن وبدعنوانی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن صد افسوس کہ آج ہمارے ہاں نظامِ عدل وانصاف کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، ہر طرف ظلم وزیادتی کا بازار گرم ہے، کوئی کسی کو روکنے، ٹوکنے اور پوچھنے والا نہیں ہے۔

میرے محترم بھائیو! اگر ہم اپنی قوم کا استحکام اور اس کی بقا چاہتے ہیں، تو ہمیں بہر صورت اسلامی نظامِ عدل وانصاف پر عمل پیرا ہونا ہوگا، اس کے قیام کے لیے اپنی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنا ہوگا، بصورتِ دیگر ذلّت ورُسوائی اور تباہی وبربادی ہمارا مقدّر ہوگی۔ اللہ رب العالمین ہم سب کو تمام اُمور میں عدل وانصاف سے کام لینے کی توفیق مرحمت فرمائے؛ تاکہ ہمارا ملک مستحکم وترقی یافتہ ہو، ہر طرف امن وسکون کی فضا قائم ہو، اور اسلام کا بول بالا ہو!۔

دُعا

اے اللہ! ہمیں بلاتفریق عدل وانصاف کی توفیق عطا فرما، ظلم وزیادتی اور مظلوم کی بددعا سے محفوظ فرما، ہمارا عدالتی نظام بہترین بنا، سب لوگوں کے لیے انصاف کا حصول آسان کردے، ہمیں نیک صالح اور شریعت کے پابند عادل حکمران

عطا فرما، ہمارے حکمرانوں اور ججز کو اپنی مسلم و غیر مسلم رعایا کے ساتھ عدل و انصاف کی توفیق دے، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان و مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی

خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.